Lesson 31. Al-Baqarah (Ayaat 236 - 242): Day 105 سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة کی تفسیر

ایک سوال آیا ہے کہ بعض ملکوں میں بیوی طلاق کے بعد شوہر کا گھر اور مال لے سکتی ہے، اور بعض اوقات شوہر کے آدھے حصّے کی مالک بن جاتی ہے؟

اسلام میں یہ جائز نہیں ہے۔ کمائی شوہر کی ہے اور عورت کا وہی حصّہ بنتا ہے جو اسلام نے اُسے دیا ہے۔ یہ لڑکے پر ظلم ہے۔ اسلامی طور پر یہ ٹھیک نہیں۔

طلاق اور عدّت کے بعد آج ہمارا نیا موضوع شروع ہو رہا ہے؛

حَافِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِيۡنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُكۡبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۹﴾

(مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ اور خدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو ﴿۲۳۸﴾ اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن (واطمینان) ہو جائے تو جس طریق سے خدا نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خدا کو یاد کرو ﴿۲۳۹﴾

یہ دو آیات غزوۂ احزاب کے موقع پر نازل ہوئیں۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر اللہ کے نبیؐ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اس قدر کام میں مصروف تھے کہ عصر کا وقت جانے لگا تھا۔ انسان پر بعض اوقات ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ دین اور ایمان کے کام کرنے میں دین اسلام کو بچانے کے لئے اتنا پُرجوش ہوتا ہے کہ اُس سے اللہ کے حق ادا کرنے میں کمی کوتاہی ہو جاتی

ہے۔ جو نہی سورج ڈھلنے لگا، اللہ کے نبیؐ نے فرمایا دشمنوں نے ہمیں مصروف رکھا اور ہماری صلوٰۃ الوسطیٰ کا وقت چلا گیا۔ سورج ڈھلنے پر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ پہلے مغرب پڑھی اور پھر عصر کی نماز ادا کی اور پھر عشاء پڑھی۔

مفسّرین کہتے ہیں یہاں صلوٰۃ الوسطیٰ سے مُراد عصر کی نماز ہے۔

اَب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم تو طلاق، عدّت اور بیوگی کے مسائل پڑھ رہے تھے پھر یہاں نماز کا ذِکر آ گیا۔ یہاں تقویٰ کا بھی ذِکر کیا گیا ہے۔ ہم اسلام کے عائلی قوانین پڑھ رہے ہیں، انسان جب تک اللہ سے نہیں ڈرے گا دوسروں کے حق ادا نہیں کر سکے گا۔ انسان میں تقویٰ ہو گا تو وہ اللہ سے محبت کرے گا، اُس سے ڈرے گا اور بندوں کے پورے حقوق دے گا۔

نماز تقویٰ Producing Machine ہے۔ نماز سے تقویٰ ملے گا اور انسان دوسروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے گا۔ نماز سے نیکی اور پاکیزگی کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ کے احکامات سے اطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔ نماز انسان کو سیدھا رکھتی ہے۔ انسان کو نیک اعمال پر ثابت قدم رکھتی ہے۔ بعض اوقات مسائل میں انسان نماز سے کوتاہی کرتا ہے۔ سارا دن میٹنگز چلتی ہیں۔ باتیں، فون کالز، اِدھر اُدھر کی مصروفیت میں وقت گزر جاتا ہے۔ بعض اوقات دماغ جھگڑوں میں اُلجھا ہوتا ہے اور نماز میں دھیان ہی نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ نے فرمایا کہ نماز کی حفاظت کرو۔ خاص طور پر ایسے معاملات میں نماز کے تین فائدے آپ کو ملیں گے؛

1. تقویٰ جیسا کہ اس آیت سے پتا چلتا ہے۔

2. صبر ملتا ہے، اسۡتَعِينُواْ بِالصَّبۡرِ وَالصَّلَاةِ: انسان کا دل دُکھا ہوتا ہے۔ اللہ کے سامنے رونے سے صبر آجاتا ہے۔

3. نماز سے انسان کے اندر برداشت آجاتی ہے: لڑائی ہو رہی تھی اتنے میں اذان کی آواز آجائے گی، نماز کے وقت لڑائی بند ہو جاتی ہے۔ انسان وضو کرتا ہے تو غصّہ کم ہو جاتا ہے۔ نماز میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، سجدے میں جھکتا ہے تو اپنی اوقات سمجھ آجاتی ہے۔ جو لوگ وقت پر نماز پڑھتے ہیں، اُن کی زندگی میں جھگڑے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو پہلے سے تیار رکھتے ہیں۔

نماز قائم کرو، میں وقت پر نماز پڑھنا، سمجھ کر پڑھنا، اپنے آپ کو اللہ کے سامنے سمجھنا ہے۔ انسان میں کیفیت آجاتی ہے کہ اللہ ہر وقت میرے ساتھ ہے۔ شروع سے ہم پڑھتے آرہے ہیں۔

نماز کا نقطۂ عروج یہ ہے کہ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِيۡنَ۔ اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ ساری کائنات اللہ کے آگے جھکی ہوئی ہے۔ سورۂ روم آیت 26:

وَلَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اور آسمانوں اور زمین میں (جتنے فرشتے اور انسان وغیرہ ہیں) اسی کے (مملوک) ہیں (اور) تمام اس کے فرمانبردار ہیں۔

اللہ کے آگے عاجزی اور خاکساری سے جھکنا ہی اصل بات ہے۔ انسان کے اندر ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ حالتِ نماز ہمیشہ نہیں رہ سکتی۔ کیفیتِ نماز ہمیشہ رہ سکتی ہے۔ یہاں اِس سے یہی مراد ہے۔

سورۃ المومنون۔ آیت 1،2:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ ﴿۲﴾ بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے ﴿۱﴾ جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔

اس کا حق کیسے ادا کریں؟

یہ تب ہو سکتا ہے جب نماز سُنّت کے مطابق ہو گی۔ اور اس کے الفاظ پر غور و فکر کرتے رہیں گے۔ جب بندے کے دل و دماغ پر نماز سوار ہو۔ اُس کو نماز سے غفلت نہیں ہوتی۔

سورۃ النور آیت 37 میں ہے؛ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۙ ﴿۳۷﴾ (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔ وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں۔

وقت پر نماز پڑھنے کی اہمیت ہے۔ اس کے اپنے فائدے ہیں۔ دُنیا کا ہر کام چھوڑ کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ اللہ کا خوف ہر وقت اور ہر کام کے دوران رہتا ہے۔ نماز کی روح کو سمجھ لیں۔ ایک بندۂ مومن اپنے آپ کو اللہ کے سامنے محسوس کرتا ہے، اپنے آپ کو روزِ قیامت اللہ کے سامنے جواب دہ پاتا ہے۔ یہ اصل میں آخرت کی تیاری ہے۔ سورۃ المطففین آیت 6؛ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ﴿۶﴾ جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

اپنے آپ کو اللہ کے سامنے محسوس کرتے ہوئے گمراہی کے راستے پر کیسے جائے گا؟

دن میں پانچ نمازوں میں ایك نعبد کہنے والا نافرمانی کیسے کرے گا؟

اللہ کی اطاعت اور اللہ کی خاطر خضوع و خشوع سے نماز پڑھنے والا جائے نماز تہہ کرتے ہی گمراہی یا نافرمانی کے کام کرے، یہ ناممکن ہے۔ ہر حال میں نماز پڑھیں۔

اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو)۔۔۔

ہر حال میں نماز پڑھو۔ جنگ کے دوران صلاۃالخوف جماعت سے نماز پڑھی جائے گی۔

کسی حال میں نماز نہیں چھوڑی جائے گی، سواری پر بیٹھ کر بھی نماز پڑھی جائے گی۔ اب ہم اپنا حال دیکھ لیں۔ یہ معاشرتی مسائل کب ہوتے ہیں؟ جب نمازیں چھوڑی جائیں۔ صبر اور برداشت سے کام نہ لیا جائے اور اللہ سے نہ ڈرا جائے۔

ایک جماعت سے نماز پڑھنے والا اور اللہ سے ڈرنے والا کیسے بیوی پر ظلم کرے گا؟ بیوی کیسے شوہر پر ظلم کرے گی؟

یہ ایک کردار ہے۔ نماز پڑھی جائے اور پھر معاملات دیکھے جائیں۔ بندۂ مومن کی گھڑی نمازوں کے ساتھ چلتی ہے۔

صلوٰۃالوسطیٰ کے بارے میں حدیثؐ ہے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوئی، اُس کے گھر والے اور مال ختم ہو گیا۔ اللہ کے نبیؐ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر مشرکین کے بارے میں فرمایا کہ ان کی وجہ سے ہماری صلوٰۃالوسطیٰ گئی اللہ ان کے گھرں کو خاک سے بھر دے۔

کیا ہمارے لئے نماز کا قضا ہونا اتنا ہی اہم ہے؟

ایک عالم کی بیٹی فوت ہو گئی لوگ تعزیت کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ آج آپ تعزیت کے لئے آئے ہیں فلاں دن میری عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی تو آپ میں سے کوئی تعزیت کے لئے نہیں آیا۔

ہم ایک عادت کے تحت نماز پڑھتے ہیں۔ بچے کے دل میں خضوع اور خشوع ایک ماں ہی پیدا کر سکتی ہیں۔ نماز ایک ایسی چیز ہے جس کا بچپن سے گہرا تعلق ہے۔ جو عادت بچپن میں پڑتی ہے وہ بعض اوقات ساری زندگی ساتھ رہتی ہے۔

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ جونہی وقت آئے، اُسی وقت نماز پڑھنی ہے۔ ورنہ نماز میدانِ جنگ میں نہ پڑھی جاتی۔ حضرت عمرؓ نے جب جنگ کے لئے صفوں کو ترتیب دینی ہوتی تو وہ نفل نماز پڑھتے۔ ہم سب اپنی نمازوں کو دیکھیں۔

کیا ہم ہم خوف یا غم میں نماز پڑھتے ہیں؟ شادیوں پر نماز پڑھتے ہیں؟ دُلہا اور دُلہن نماز پڑھتے ہیں؟ میک اپ پھر بھی ہو سکتا ہے۔

شادی زندگی کی تمام نعمتیں ایک ہی دن ملنے کا نام ہے۔ اللہ کے حق کو نہ بھولیں۔ نماز پڑھو۔ مردوں کے لئے جماعت سے پڑھنا ضروری ہے۔

آج میں نے مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی اور وہاں یہی آیت پڑھی گئی۔ جب آپ جماعت کے لئے جاتے ہیں تو نماز کی لذّت محسوس کر سکتے ہیں۔ پھر آپ بھاگ بھاگ کر پہنچتے ہیں۔

آپ دِل سے دعا کریں اور کوشش کریں کہ بچوں کو نماز کی عادت پڑ جائے۔

سفر یا جنگ میں ہیں تو نماز مختلف ہے۔ لیکن گھروں میں، امن کی حالت میں نماز پوری پڑھی جائے گی۔

"پھر جب امن (واطمینان) ہو جائے تو جس طریق سے خدا نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خدا کو یاد کرو" یہ بات حدیثؐ کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛ "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" نبیؐ کی طرح نماز پڑھی جائے گی۔ اللہ نے نبیؐ کے ذریعے نماز سکھائی۔ نبیؐ رول ماڈل ہیں۔ سورۂ آل عمران آیت 164 میں اللہ نے فرمایا؛

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾

خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

پورے قرآن میں اللہ نے لاتعداد نعمتوں کو ذِکر کیا ہے لیکن یہ واحد نعمت ہے جس کو اللہ نے احسان کہا ہے۔ ہمارے لئے نبیؐ نے کر کے دکھا دیا۔ یہ تزکیہ کے چار کام ہونگے، نماز قرآن سے لوگوں کے دل جڑیں گے پھر اللہ کی مدد آئے گی۔

آج کل شادیاں کیسے ٹوٹ رہی ہیں؟ اسپین کے کے ایک ریڈیو اسٹیشن پر انٹرویو میں بھی یہی آیت پڑھ کر بات کی تھی۔ کہ جب تک ہم قرآن کے حقوق پورے نہیں کریں گے اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کریں گے ہمارے مسائل حل نہیں ہونگے۔ ہم خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔ اپنے گھر والوں کو قرآن سے جوڑ دیں۔ بچوں پر محنت کریں۔ روحانی غذا کا بھی اہتمام کریں۔

بیوہ عورت کی عدّت چار مہینے دس دن ہے۔ عربوں میں بیوہ کی عدّت ایک سال تھی۔ بیوہ کو منحوس سمجھتے اور اُس کو الگ رکھا جاتا۔ سال پورا ہونے پر کچھ رسمیں کرتے۔ ایک رسم یہ تھی کہ وہ ایک پرندے کو اپنے جسم سے رگڑتی، اور وہ جانور مر جاتا۔ پھر وہ کسی جانور کی مینگنیاں دیتے تو وہ اپنے سر کے اوپر سے پھینک دیتی۔ پھر وہ عدّت سے نکل آتی۔

اگے آنی والی آیت منسوخ ہو چکی ہے۔ جب یہ آیت آئی تھی تو اسلام میں وصیت کا قانون نہیں آیا تھا۔ عورت ایک سال تک نکاح نہیں کرتی تھی۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ ہاں اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور خدا زبردست حکمت والا ہے ﴿۲۴۰﴾

اس آیت کے بعد بیوہ کی عدّت چار ماہ دس دن کا حکم آ گیا تھا۔ اور عورت کو وراثت میں سے آٹھواں حصّہ بھی مل گیا۔ اگر بچے نہیں تو چوتھا حصّہ ملے گا۔ اس آیت والا حکم منسوخ ہے لیکن ہماری سوسائٹی میں کیا ہوتا ہے؟

ہم بیوہ عورت سے کیسا معاملہ کرتے ہیں؟

جب کسی کا شوہر فوت ہوتا ہے تو اُن کو منحوس سمجھتے ہیں۔ عام عورتوں کی طرح نہیں رہ سکتیں۔ دوسری شادی کا نہیں کہہ سکتیں۔ اچھا پہن لیں تو تب باتیں کی جاتی ہیں۔

عربوں میں بیوہ عورت کو میراث سمجھا جاتا۔ بیوہ ہونے پر خاندان والے مرد چادر پھینکتے۔ جس کی چادر عورت پر چلی جاتی تو اُس مرد کی میراث بن جاتی۔ وہ جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کرے۔

اسلام نے بیوہ عورت کو حقوق دیئے۔ وہ وراثت کی حقدار ہے۔ بیوہ پردے میں رہتے ہوئے پہن اوڑھ اور سج سنور سکتی ہے۔ اگر خود سادگی اختیار کرلے تو اُس کی مرضی ہے۔ اسکو اجر ملیگا۔

اللہ کے نبیؐ نے علیؓ سے فرمایا؛ علیؓ تین کاموں میں جلدی کرنا۔ نماز کا وقت آئے تو نماز پڑھنے میں جلدی کرنا۔ کوئی فوت ہو جائے تو اُس کے کفن دفن میں جلدی کرنا۔ جب کوئی مرد رنڈوا یا عورت بیوہ ہو جائے تو نکاحِ ثانی میں جلدی کرنا۔

ہمارے معاشرے میں اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو دل کھولنے کی ضرورت تھی۔ اگر کوئی شادی کرنا چاہے۔ تو اُن کی حوصلہ شکنی نہ کریں۔

صرف اللہ کے نبیؐ کی بیویاں اُمہات المومنینؓ تھیں۔ بیوگی کے بعد اُن کی شادی نہیں ہو سکتی تھی۔ باقی دنیا کی سب عورتوں کو اجازت ہے۔

ہم سب قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کو چاہیئے کہ خاندان میں لوگوں کی باتیں کرنا چھوڑ دیں۔ بیواؤں کی بالکل بات نہ کریں۔ بہت ساری عورتیں شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن ڈرتی ہیں۔ کبھی خاندان والوں

سے، کبھی بچوں سے اور کبھی داماد اور بہو سے۔ شہر میں کئی بوڑھے مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی۔ جائز طریقے سے اگر وہ شادی کرلیں تو ایک اچھا معاشرہ بن سکتا ہے۔

ہم عورتیں ہی زیادہ باتیں کرتی ہیں۔ مرد زیادہ پرواہ نہیں کرتے۔

اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کریں۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان ونفقہ دینا چاہیئے پرہیز گاروں پر (یہ بھی) حق ہے ﴿۲۴۱﴾ اسی طرح خدا اپنے احکام تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿۲۴۲﴾

دستور اور رواج کے مطابق کچھ دے کر رُخصت کریں۔ اللہ نے ہمارے لئے یہ سب باتیں کھول کر بیان کردی ہیں۔

جہاں کہیں موقع ملے اگر آپ کو کوئی ضرورت مند عورت یا مرد نظر آئے تو اُن کا نکاح کروادیں۔ یہ بہت بڑی خیر ہے۔ عورت کی حفاظت کرنے والا مرد ضروری ہے۔ عورت کو شوہر سے سہارا ملتا ہے۔ مرد کو بھی بات چیت کرنے والی، دُکھ سُکھ میں کام آنے والی اور خیال رکھنے والی بیوی کی ضرورت ہوتی ہے۔ معاشرے میں اپنے مسلمان بہن بھائیوں کا خیال رکھیں۔

Lesson 32. Al-Baqarah (Ayaat 243 - 252): Day 105 سُوْرَةُالبَقَرَة کی تفسیر

اَلَمۡ تَرَ

اَلَمۡ تَرَ
کیا نہ دیکھا تو نے
بھلا تم نے

اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ هُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ

اِلَى	الَّذِيۡنَ	خَرَجُوۡا	مِنۡ	دِيَارِهِمۡ	وَ	هُمۡ	اُلُوۡفٌ	حَذَرَ
طرف	ان لوگوں کے جو	نکلے	سے	گھروں اپنے	اور	وہ تھے	ہزاروں	ڈر

ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (شمار میں) ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل

الۡمَوۡتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوۡتُوۡا ۖ ثُمَّ اَحۡيَاهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الۡمَوۡتِ	فَقَالَ	لَهُمُ	اللّٰهُ	مُوۡتُوۡا	ثُمَّ	اَحۡيَاهُمۡ	اِنَّ	اللّٰهَ
موت کے سے	پس کہا	واسطے ان کے	اللہ نے	مرجاؤ	پھر	زندہ کیا ان کو	بیشک	اللہ

بھاگے تھے تو اللہ نے اُن کو حکم دیا کہ مرجاؤ۔ پھر اُن کو زندہ بھی کر دیا۔ کچھ شک نہیں

لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۲۴۳﴾

لَذُوۡفَضۡلٍ	عَلَى	النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَ	النَّاسِ	لَا	يَشۡكُرُوۡنَ
البتہ صاحب فضل ہے	اوپر	لوگوں کے	اور	لیکن	اکثر	لوگ	نہیں	شکر کرتے

کہ اللہ لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿۲۴۳﴾

وَ قَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۴﴾

وَ	قَاتِلُوۡا	فِىۡ	سَبِيۡلِ	اللّٰهِ	وَ	اعۡلَمُوۡۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيۡعٌ	عَلِيۡمٌ
اور	لڑو	بیچ	راہ	اللہ کے	اور	جان لو	یہ کہ	اللہ	سننے والا ہے	جاننے والا

اور (مسلمانو!) اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ اللہ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ﴿۲۴۴﴾

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ

مَنۡ	ذَاالَّذِىۡ	يُقۡرِضُ	اللّٰهَ	قَرۡضًا	حَسَنًا	فَيُضٰعِفَهٗ	لَهٗۤ
کون شخص ہے وہ	جو	قرض دے	اللہ کو	قرض	اچھا	پس دوگنا کرے اسکو	واسطے اسکے

کوئی ہے کہ اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو

اَضۡعَافًا کَثِیۡرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡهِ

اَضۡعَافًا	کَثِیۡرَةً	وَ	اللّٰهُ	یَقۡبِضُ	وَ	یَبۡصُۜطُ	وَ	اِلَیۡهِ
دوگنا	بہت	اور	اللہ	بند کرتا ہے	اور	کشادہ کرتا ہے	اور	طرف اسی کے

کئی حصے زیادہ دے گا۔ اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے اور تم اسی کی طرف

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ

تُرۡجَعُوۡنَ	اَلَمۡ تَرَ	اِلَی	الۡمَلَاِ	مِنۡۢ	بَنِیۡۤ	اِسۡرَآءِیۡلَ	مِنۡۢ بَعۡدِ
تم لوٹائے جاؤ گے	کیا نہیں دیکھا تو نے	طرف	سرداروں کے	سے	بنی	اسرائیل	پیچھے

لوٹ کر جاؤ گے ﴿۲۴۵﴾ بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ کے بعد

مُوۡسٰی ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلۡ فِیۡ

مُوۡسٰی	اِذۡ	قَالُوۡا	لِنَبِیٍّ لَّهُمُ	ابۡعَثۡ	لَنَا	مَلِکًا	نُّقَاتِلۡ	فِیۡ
موسیٰ کے	جب	کہا انہوں نے	واسطے نبی اپنے کے	مقرر کر	ہمارے لیے	بادشاہ	کہ لڑیں ہم	بیچ

اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں

سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلۡ عَسَیۡتُمۡ اِنۡ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ اَلَّا

سَبِیۡلِ	اللّٰهِ	قَالَ	هَلۡ	عَسَیۡتُمۡ	اِنۡ	کُتِبَ	عَلَیۡکُمُ	الۡقِتَالُ	اَلَّا
راہ	اللہ کے	کہا	کیا	نزدیک ہو تم	اگر	لکھا جائے	اوپر تمہارے	لڑنا	یہ کہ نہ

جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جائے تو عجب نہیں کہ لڑنے سے

تُقَاتِلُوۡا ؕ قَالُوۡا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ قَدۡ

تُقَاتِلُوۡا	قَالُوۡا	وَ	مَا لَنَاۤ	اَلَّا	نُقَاتِلَ	فِیۡ	سَبِیۡلِ	اللّٰهِ	وَ	قَدۡ
لڑو تم	کہا انہوں نے	اور	کیا ہے ہم کو	یہ کہ نہ	لڑیں ہم	بیچ	راہ	اللہ کے	اور	تحقیق

پہلو تہی کرو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم راہِ اللہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم

اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِیَارِنَا وَ اَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیۡهِمُ

اُخۡرِجۡنَا	مِنۡ	دِیَارِنَا	وَ	اَبۡنَآئِنَا	فَلَمَّا	کُتِبَ	عَلَیۡهِمُ
نکالے گئے ہم	سے	گھروں اپنے	اور	اپنے بیٹوں سے	پس جب	لکھا گیا	اوپر ان کے

وطن سے (خارج) اور بال بچوں سے جدا کر دیے گئے۔ لیکن جب اُن کو جہاد کا حکم دیا گیا

الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٤٦﴾

الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ
لڑنا	پھر گئے وہ	مگر	تھوڑے	ان میں سے	اور	اللہ	جاننے والا ہے	ظالموں کو

تو چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے۔ اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے ﴿٢٤٦﴾

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ

وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ بَعَثَ	لَكُمْ	طَالُوْتَ	مَلِكًا
اور	کہا	واسطے انکے	نبی ان کے نے	بے شک	اللہ نے	مقرر کیا ہے	واسطے تمہارے	طالوت کو	بادشاہ

اور پیغمبر نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔

قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ

قَالُوْۤا	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهُ	الْمُلْكُ	عَلَيْنَا	وَ	نَحْنُ	اَحَقُّ	بِالْمُلْكِ
کہا انہوں نے	کیوں کر	ہوگی	واسطے اس کے	بادشاہی	اوپر ہمارے	اور	ہم	بہت حقدار ہیں	بادشاہی کے

وہ بولے کہ اسے ہم پر بادشاہی کا حق کیونکر ہو سکتا ہے بادشاہی کے مستحق تو ہم ہیں

مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

مِنْهُ	وَ	لَمْ	يُؤْتَ	سَعَةً	مِّنَ	الْمَالِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ
اس سے	اور	نہ	دیا گیا وہ	کشائش	سے	مال	کہا	بے شک	اللہ نے

اور اس کے پاس تو بہت سی دولت بھی نہیں۔ پیغمبر نے کہا کہ اللہ نے

اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ

اصْطَفٰىهُ	عَلَيْكُمْ	وَ	زَادَهٗ	بَسْطَةً	فِی	الْعِلْمِ	وَالْجِسْمِ
پسند کیا اس کو	اوپر تمہارے	اور	زیادہ دی اس کو	کشادگی	بیچ	علم کے	اور جسم کے

اس کو تم پر (فضیلت دی ہے اور بادشاہی کے لیے) منتخب فرمایا ہے اور اس نے اسے علم بھی بہت سا بخشا ہے اور تن و توش بھی (بڑا عطا کیا ہے)

وَ اللّٰهُ يُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَ قَالَ

وَاللّٰهُ	يُؤْتِیْ	مُلْكَهٗ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ	وَقَالَ
اور اللہ	دیتا ہے	ملک اپنا	جس کو	چاہتا ہے	اور	اللہ	کشائش والا	جاننے والا ہے	اور کہا

اور اللہ (کو اختیار ہے) جسے چاہے بادشاہی بخشے۔ وہ بڑا کشائش والا (اور) دانا ہے ﴿٢٤٧﴾ اور پیغمبر

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ

لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اٰيَةَ	مُلْكِهٖٓ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِيْهِ
واسطے ان کے	نبی ان کے نے	بیشک	نشانی	اس کی بادشاہی کی	یہ کہ	آئے تمہارے پاس	صندوق	بیچ اسکے

نے اُن سے کہا کہ اُس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا جس کو فرشتے اُٹھائے ہوئے ہوں گے

سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ

سَكِيْنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	اٰلُ	مُوْسٰى	وَاٰلُ
تسکین ہے	سے	پروردگار تمہارے	اور	باقی ہے	اس چیز سے کہ	چھوڑ گئی	قوم	موسٰی کی	اور قوم

اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی (بخشنے والی چیز) ہو گی اور کچھ اور چیزیں بھی ہوں گی جو موسٰی

هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ

هٰرُوْنَ	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لَّكُمْ	اِنْ
ہارون کی	اٹھالائیں گے	فرشتے	بیشک	بیچ	اس کے	البتہ نشانی ہے	واسطے تمہارے	اگر

اور ہارون چھوڑ گئے تھے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے لیے ایک بڑی

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ لا قَالَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوْتُ	بِالْجُنُوْدِ	قَالَ
ہو تم	ایمان والے	پس جب	جدا ہوا	طالوت	ساتھ لشکر کے	کہا

نشانی ہے (۲۴۸) غرض جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو اس نے (اُن سے) کہا

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ج فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ج

اِنَّ	اللّٰهَ	مُبْتَلِيْكُمْ	بِنَهَرٍ	فَمَنْ	شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَيْسَ	مِنِّيْ
بیشک	اللہ	آزمانے والا ہے تم کو	ساتھ نہر کے	پس جو کوئی	پیئے	اس میں سے	پس نہیں ہے	مجھ سے

کہ اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔ جو شخص اس میں سے پانی پی لے گا (اس کی نسبت تصور کیا جائے گا کہ) وہ میرا نہیں۔

وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً

وَ	مَنْ	لَّمْ	يَطْعَمْهُ	فَاِنَّهٗ	مِنِّيْٓ	اِلَّا	مَنِ	اغْتَرَفَ	غُرْفَةً
اور	جو کوئی	نہیں	چکھے گا اس کو	پس بیشک وہ	مجھ سے ہے	مگر	جو کوئی	بھر لے	ایک چلو

اور جو نہ پیئے گا وہ (سمجھا جائے گا کہ) میرا ہے ہاں اگر کوئی ہاتھ سے

بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ

بِيَدِهٖ	فَشَرِبُوْا	مِنْهُ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهٗ	هُوَ
ساتھ ہاتھ اپنے کے	پس پی گئے	اس میں سے	مگر	تھوڑے	ان میں سے	پس جب	پار اترا اس سے	وہ

چلو بھر پانی لے لے (تو خیر جب وہ لوگ نہر پر پہنچے) تو چند شخصوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	قَالُوْا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	الْيَوْمَ	بِجَالُوْتَ
اور	جو لوگ کہ	ایمان لائے	ساتھ اس کے	کہنے لگے	نہیں	طاقت	ہم کو	آج کے دن	ساتھ جالوت کے

اور مومن لوگ جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے تو کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے

وَ جُنُوْدِهٖ ۚ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ

وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوا	اللّٰهِ	كَمْ مِّنْ
اور	اس کے لشکر کے	کہا	ان لوگوں نے جو	جانتے تھے	یہ کہ وہ	ملنے والے ہیں	اللہ سے	بہت ہوا ہے کہ

مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے وہ کہنے لگے

فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَ اللّٰهُ مَعَ

فِئَةٍ	قَلِيْلَةٍ	غَلَبَتْ	فِئَةً	كَثِيْرَةًۢ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	مَعَ
جماعت	تھوڑی	غالب آئی ہے	جماعت	بہت پر	ساتھ حکم	اللہ کے	اور	اللہ	ساتھ ہے

کہ بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے۔ اور اللہ استقلال رکھنے

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ

الصّٰبِرِيْنَ	وَلَمَّا	بَرَزُوْا	لِجَالُوْتَ	وَجُنُوْدِهٖ	قَالُوْا	رَبَّنَآ
صبر کرنے والوں کے	اور جب	ظاہر ہوئے	واسطے جالوت کے	اور اس کے لشکر کے	کہا انہوں نے	اے پروردگار ہمارے

والوں کے ساتھ ہے (۲۴۹) اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل میں آئے تو (اللہ سے) دعا کی کہ اے پروردگار

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

اَفْرِغْ	عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ
ڈال	اوپر ہمارے	صبر	اور ثابت رکھ	قدم ہمارے	اور مدد دے ہم کو	اوپر	قوم	کافروں کے

ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتح یاب کر (۲۵۰)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

فَهَزَمُوْهُمْ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَقَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَ	اٰتٰىهُ	اللّٰهُ	الْمُلْكَ
پس شکست دی ان کو	ساتھ حکم	اللہ کے	اور قتل کیا	داؤد نے	جالوت کو	اور	دی اس کو	اللہ نے	بادشاہی

تو طالوت کی فوج نے اللہ کے حکم سے ان کو ہزیمت دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اللہ نے ان کو بادشاہی

وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

وَالْحِكْمَةَ	وَ	عَلَّمَهٗ	مِمَّا	يَشَآءُ	وَ	لَوْ	لَا	دَفْعُ	اللّٰهِ	النَّاسَ	بَعْضَهُمْ
اور حکمت	اور	سکھایا اس کو	جو کچھ	چاہا	اور	اگر	نہ ہوتا	دفع کرنا	اللہ کا	لوگوں کو	ان کے بعضے کو

اور دانائی بخشی اور جو کچھ چاہا سکھایا۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی

بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

بِبَعْضٍ	لَّفَسَدَتِ	الْاَرْضُ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	ذُوْ	فَضْلٍ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ
ساتھ بعض کے	البتہ بگڑ جاتی	زمین	اور لیکن	اللہ	صاحب	فضل ہے	اوپر	جہانوں کے

اور حملہ کرنے) سے نہ ہٹاتا رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن اللہ اہلِ عالم پر بڑا مہربان ہے (۲۵۱)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

تِلْكَ	اٰيٰتُ	اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِيْنَ
یہ	نشانیاں ہیں	اللہ کی	ہم پڑھتے ہیں	اوپر تیرے	ساتھ حق کے	اور	بے شک تو	البتہ ہے	پیغمبروں میں سے

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور (اے محمد ﷺ) تم بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہو (۲۵۲)